محترمہ مسرت جمال*

رزق حلال کے حصول میں خواتین کی ذمہ داریاں ازواج مطہرات کے اسوہ مبارکہ کی روشنی میں"

فرمان ربانی ہے:

"النبی أولی بالمؤمنین من انفسھم وأزواجه امھاتھم" (۱)

ترجمہ: "اورایمان والوں کو نبی کے ساتھ اپنی جانوں سے بڑھ کر لگاؤ ہے' اور انکی بیویاں مؤمنوں کی مائیں ہیں۔"

زوجات النبی المطہرات آپ ﷺ کے مدرسہ سے فیض یاب ہونے والی وہ برگزیدہ ہستیاں ہیں' جنکا قول و فعل ابدالآباد تک کائنات کو جہالت و گمراہی کی تاریکیوں سے نکالنے کے لئے ایک مصلح کا کردار ادا کرتا رہے گا۔ ازواج مطہرات وہ پاکیزہ شخصیات ہیں جو نبی کریم ﷺ کا پرتو ہیں اور برکت کے لحاظ سے پوری کائنات پر چھایا ہوا ہے۔آپ کی زوجات مطہرات آپ کی تعلیمات سے ایسی تربیت یافتہ ہیں کہ انہیں ماں کا خطاب دیکر تمام امت محمدیہ کو انکی اولاد قرار دیا گیا۔اور ایسا کرنے میں ایک واضح حکمت یہ بھی جھلکتی نظر آتی ہے کہ ماں کی گود بچے کی ابتدائی درسگاہ ہے۔ بچہ جو کچھ اپنی زندگی کے ابتدائی ایام میں اس درس گاہ سے سیکھ لیتا ہے وہ اس کی زندگی کا حصہ بن جاتا ہے۔لہذا ازواج مطہرات کو امہات المؤمنین کا شرف بخش کر تمام امت کو ایک ایسی درسگاہ فراہم کی گئ' جس پر مومنوں کا رب اور فرشتے سلام بھیجتے ہیں۔ (۲)

خواتین کی حیثیت سے محمد مصطفی ﷺ نے ہمیں دنیا کی تاریخ میں جو عزت و مرتبہ بخشا کوئی اور تہذیب و تمدن اور کوئی دین و مذہب اس کا مقابلہ نہ کر سکا۔اور سونے پہ سہاگہ زوجات النبی ﷺ نے جس طرح اپنے کردار سے ہمارے لئے ایک باعزت و محترم زندگی کی عملی شکل پیش کی۔تو اس نے ہمیں ہدایت کی ایک ایسی شاہراہ فراہم کر دی کہ جس پر ہم بے خوف و خطر چل کر تمام فضا کو پر امن اور پر سکون بنا سکتی ہیں۔

---

* اسسٹنٹ پروفیسر' شعبہ عربی جامعہ پشاور

آج ہمیں معاشرے میں ہر سو ایک بے چینی اور ابتری دکھائی دیتی ہے اسکی وجہ سوائے اسکے اور کیا ہو سکتی ہے کہ مادی ترقی تو زوروں پر ہے لیکن روحانی ترقی دن بدن روبہ زوال ہے۔ کیونکہ اسے نبی کریم ﷺ کی تعلیمات سے غذا نہیں مل رہی۔ ہم ایک ایسی مقروض قوم کی حیثیت سے زندگی گزار رہے ہیں کہ جسکا بال بال قرضے میں جکڑا ہوا ہے۔ لیکن انکی عیش وعشرت اور زیبائش ونمائش اپنے عروج پر ہے۔ اگر ہم من حیث القوم اپنی فضول خرچیوں' عیش پرستیوں اور کسب حرام کی اندھا دھند دوڑ سے باز نہ آئے تو پھر خدا گواہ ہے کہ ہم پر کوئی آنسو بہانے والا بھی نہ ہوگا۔ کیونکہ ہم اپنی بربادی کے خود ذمہ دار ہیں۔ اس وقت اخلاقیات کا درس دینے والے تو بے شمار لوگ ہونگے لیکن ان پر عمل کرنے والے شاذ ونادر ہی ہونگے۔

اب بھی ہمارے پاس اپنی اصلاح کیلئے کچھ وقت ہے اگر ہم خلوص دل سے اللہ کے حضور میں توبہ تائب ہوکر نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کو اپنالیں تو اپنی غلطیوں کی تلافی کر سکتے ہیں۔

بحیثیت خواتین ہم اس معاشرے کی اصلاح میں کیا کردار ادا کر سکتی ہیں؟ اور ہمارے کندھوں پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں؟ یہ جاننے کیلئے ہمیں ایک بار پھر امہات المؤمنین کے کردار کا مطالعہ کرنا ہوگا۔ کیونکہ آپؓ نبی کریم ﷺ سے براہ راست مستفید ہونے والی شخصیات ہیں۔ اور ہمارے لئے یہ جاننا اشد ضروری ہے کہ ان کے کردار کے وہ کونسے پہلو ہونگے جنکو اپنا کر ہم اپنی انفرادی زندگی اور اپنے معاشرے کو پرامن اور پرسکون بنا سکیں گی۔

کافی غور خوض اور سوچ وتفکر کے بعد ہمیں اپنے مسائل کا حل ان تین بڑے بڑے نکات کے اندر جھلکتا دکھائی دیتا ہے اور وہ تین نکات یہ ہیں:

(۱) سادگی (۲) کفایت شعاری (۳) اکل حلال

اگر ہم حقیقی معنوں میں اپنے آپ کو سنوارنا چاہتے ہیں تو ہمیں ان نکات پر عمل کرنے کیلئے سنجیدگی سے تفکر کی ضرورت ہے۔ نمونہ ہمارے سامنے موجود ہے۔ ہمیں صرف اس قالب میں اپنے آپ کو ڈھالنا ہوگا۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ ان روشن نکات کا تجزیہ کیا جائے اور امہات المؤمنین کے اسوہ حسنہ سے فیض حاصل کیا جائے۔ اور یہ احساس پیدا کیا جائے کہ مسلمان خواتین کی حیثیت سے ہم نے ان شعائر کو اگر اپنایا اور اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرلیا تو ہم اپنے فرائض کی بجا آوری میں بری الذمہ ہونگی۔

اس وقت ہماری سب سے بڑی اور پہلی ذمہ داری ہے:۔

(۱) <u>سادگی کا فروغ:</u>

کیونکہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: "ألا تسمعون ألا تسمعون ان البذاذة من الایمان' ان البذاذة من الایمان" (۳)

ترجمہ: "لوگوں کیا تم سنتے نہیں ہو؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ بلاشبہ سادگی ایمان کی نشانی ہے۔ بلاشبہ سادگی ایمان کی نشانی ہے"

آپ ﷺ کا یہ فرمان صرف کلام کی حد تک نہیں تھا بلکہ آپ ﷺ خود اور آپ ﷺ کی زوجات عملاً اسکی جیتی جاگتی تصویر ہیں۔ آپ کا کھانا' آپ ﷺ کا لباس' آپ کے اقوال پر عمل کی مہر ثبت کرتے ہیں۔

آج ہم خواتین اپنے لباس اور اپنی خوراک کا موازنہ اگر دنیا کے سردار کی زوجات سے کریں تو ندامت سے ہمارے سر جھک جائیں۔ یہ وہ ہستیاں ہیں جنکے سامنے دنیا گھٹنے ٹیکے اور سر جھکائے حاضر تھی۔ لیکن انھوں نے دنیا اور اسکے متاع کو جس طرح ٹھکرا دیا وہ ہمارے لئے مقام عبرت ہے۔ کہ ہم کس طرح اس متاع کو گلے لگا رہے ہیں۔ ہم اپنی خوراک اور لباس میں جس بناوٹ و تصنع کا شکار ہیں اس سے اللہ کا رسول ﷺ بھی پناہ مانگتا ہے۔ ہم نمائش و زیبائش کی دوڑ میں جس تیزی کے ساتھ اپنے آپ کو شامل کر رہے ہیں۔ اتنی ہی تیزی کے ساتھ ہم اپنی بربادی کا سامان بھی اکٹھا کر رہے ہیں۔

ہمارے دسترخوان کو رنگارنگ کھانے زینت بخش رہے ہیں۔ دعوتوں پر نام ونمود کے لئے ہم پیسہ پانی کی طرح بہا دیتے ہیں۔ مقصد سوائے ریاکاری اور دکھاوے کے کچھ بھی نہیں۔ ایک نظر زوجات النبی ﷺ کے دسترخوان پر ڈالتے ہیں تو حضرت عائشہ صدیقہؓ کو یہ فرماتے ہوئے پاتے ہیں کہ: "ما شبع آل محمد ﷺ من خبز الشعیر یومین متتابعین حتی قبض رسول الله ﷺ"(۴)

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں انکے اہل وعیال نے مسلسل دو دن کبھی جو کی روٹی سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا"

اور سادگی کا یہ عالم تھا کہ کھانا کبھی میز یا طشتریوں پر نوش نہ فرمایا۔ بلکہ چمڑے کے دسترخوان پر کھانا کھاتے تھے۔ جہاں تک آپ لوگوں کے سالن کا تعلق ہے تو وہ عموماً سرکہ یا کھجور ہی ہوتی تھی۔ لیکن وہ بھی اتنی مقدار میں نہ ہوتی کہ شکم سیر ہو سکے۔ جب ہم اپنے کھانوں پر نگاہ ڈالتے ہیں تو شرم سے نگاہ اٹھانے کی ہمت نہیں پڑتی۔ لیکن افسوس کہ ہم نے انکے بابرکت کردار سے سادگی کا سبق نہ سیکھا۔

ازواج مطہرات کی خوراک ولباس سے ہٹکر ایک نظر انکی رہائش پر ڈالتے ہیں تو یک لخت منہ سے اللہ اکبر کی صدا نکلتی ہے۔ کہ وہ ہستیاں کہ جن کے لئے دنیا کی تمام متاع ہے' ایک ایک حجرے پر مشتمل چھوٹے سے گھر میں رہائش پذیر ہیں۔ جبکہ ہم' جنھیں اپنے انجام کی بھی خبر نہیں' بلند و بالا وسیع وعریض عمارتوں میں پرتعیش زندگی گزارنے کے باوجود ناشکری کے کلمات زبان سے ہمہ وقت جاری رہتے ہیں۔ اور خوب سے خوب تر کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔ نتیجہ بالکل واضح ہے کہ ہم نے ازواج سیدات کی سادگی کو اپنی زندگی میں نافذ کرنے کی کوشش نہ کی تو اس عیش و عشرت سے بھرپور زندگی کا انجام ہمیں ایک ایسی اندھیری غار میں دھکیل دیگا جس سے نکلنے کی تمام راہیں مسدود ہونگی۔

اب ایک اور سوال ہمیں مضطرب کرتا ہے کہ وہ کون سا راستہ ہے کہ جس کو اپنا کر ہم سادگی کی عملی تصویر بن سکتے ہیں؟ تو اس سوال کا جواب بالکل واضح ہے کہ سادگی کی منزل کو پہنچنے والی شاہراہ ہے:۔

(۲) کفایت شعاری

اگر ہم اپنی زندگی میں کفایت شعاری کے زریں اصول کو اپنا لیتے ہیں تو ہماری زندگی میں ایک اعتدال پیدا ہو جاتا ہے۔ کفایت شعاری کا مطلب بخل اور کنجوسی ہرگز نہیں۔ کیونکہ ازواج مطہرات کفایت شعار ضرور تھیں، بخیل اور کنجوس ہرگز نہیں تھیں۔ انھوں نے تو اپنے منہ سے لقمہ نکال کر دوسروں کو سیر کیا۔ بھلا انکا بخل اور کنجوسی سے کیا تعلق۔

فرمان الٰہی ہے:

"ولا تجعل يدك مغلولة إلى عنقك ولا تبسطها كل البسط فتقعد ملوما محسورا"(۵)

ترجمہ: "اور اپنا ہاتھ نہ تو اتنا سکیڑو کہ گویا گردن سے بندھا ہوا ہو۔ اور نہ بالکل پھیلا دو، ورنہ تم ایسے بیٹھے رہ جاؤ گے۔ اور لوگ تمہیں ملامت بھی کریں گے اور تہی دست ہو گے۔"

"والذين إذا أنفقوا لم يسرفوا ولم يقتروا وكان بين ذلك قواما"(۶)

ترجمہ: "اور وہ لوگ جب خرچ کرنے لگیں تو نہ فضول خرچی کریں اور نہ بہت تنگی کریں۔ بلکہ انکا خرچ افراط وتفریط کے درمیان (بیچ) کا ہے۔"

ان آیات کے ذریعے سے ہماری راہ متعین کر دی گئی ہے کہ ہمارے اخراجات کا راستہ کفایت شعاری کا راستہ ہونا چاہیے۔ اپنی چادر اور اپنی حیثیت کے اندر اندر رہ کر خرچ کرنا چاہئے۔ یہی وہ راستہ ہے جو ازواج مطہرات کی سیرت سے جا ملتا ہے۔ امہات المؤمنین نے اپنی چادر سے زیادہ پاؤں پھیلانے کی کوشش نہیں کی۔ باوجود یہ کہ وہ چاہتیں تو ایسا کر سکتی تھیں۔ لیکن وہ خود محنت مزدوری کرتیں اور پھر اس رقم سے غرباء وفقراء کی مدد کرتیں۔ حضرت خدیجہؓ اگر چاہتیں تو ایک پرتعیش زندگی گزار سکتی تھیں۔ کیونکہ وہ ایک وسیع کاروبار کی مالکہ تھیں۔ لیکن انھوں نے اپنی دولت اسلام کی اشاعت کے لئے وقف کر دی۔ اور خود ایک سادہ سی زندگی گزار دی۔ اور حضرات عائشہؓ جو ہدایا میں آنے والی رقوم ضرورت مند ہونے کے باوجود خیرات کر دیتی تھیں۔ اور خود انکی کی حالت یہ تھی کہ کرتہ (قمیص) میں پیوند لگا ہوا ہوتا تھا۔(۷)

حضرت زینب کے پاس جب انکا سالانہ وظیفہ کے بارہ ہزار درہم آئے تو آپ بار بار یہ کہتیں تھیں:

"اللهم لا يدركني هذا المال من قابل فانه فتنة"(۸)

ترجمہ: اے اللہ آئندہ یہ مال میرے پاس نہ آئے۔ تحقیق یہ بڑا فتنہ ہے۔

اور یہ کہہ کر اسی وقت سارا مال اپنے اقارب اور حاجت مندوں میں تقسیم کر دیا۔

کیا ازواج مطہرات چاہتیں تو ان اموال سے آرام دہ زندگی نہیں گزار سکتی تھیں۔ اور اپنے رہن سہن کو بہتر نہیں بنا سکتی تھیں؟ کیوں نہیں۔ وہ سب کچھ کر سکتی تھیں۔ لیکن چونکہ وہ تمام امت مسلمہ کا ابتدائی مدرسہ تھیں لہٰذا انھوں نے ہر ایسے اقدام سے گریز کیا جو اول تو انکی زندگی کو بے سکون کر سکتا تھا۔ اور بعد میں نقش عمل کے طور پر امت کے لئے حجت بن سکتا تھا۔

اب خواتین کی حیثیت سے ہمارے کندھوں پر ایک بہت بڑی معاشرتی ذمہ داری کا بوجھ ہے۔ اور وہ صرف اس صورت میں ہلکا ہو سکتا ہے کہ ہم ازواج مطہرات کی سیرت کو اپنا کر کفایت شعاری کی راہ کو اپنائیں۔ اپنی آمدنی و خرچ میں توازن پیدا کریں' اپنی الماریوں اور صندوقوں کو رنگا رنگ کپڑوں سے بھرنے' میزوں اور طشتریوں کو بے شمار کھانوں سے مزین کرنے' اور بلند و بالا عمارتوں کے چکروں میں پڑ کر اپنے اخراجات کو آمدنی سے بڑھانے کی بجائے کفایت شعاری کی راہ اپنائیں۔ تو یہ بات شک سے بالکل بالاتر ہے کہ ہم بہت جلد اپنی زندگی کو پر امن و پر سکون بنانے میں کامیاب ہو جائیں گی۔ اور قرضوں کے بوجھ تلے دبنے کی بجائے دوسروں کو دینے کے قابل بھی ہو سکیں گی۔

کفایت شعاری کی راہ کو اپنانے میں رزق حلال کا حصول ہمارے لئے بہت اہم کردار ادا کرے گا۔ اسلئے کہ اگر ہم نے:

(۳) اکل حلال

کے حصول میں دوڑ دھوپ شروع کر دی تو باقی مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے۔ کیونکہ پرتعیش زندگی اور فضول خرچیوں کے پیچھے ایک ہی چیز چکر لگاتی دکھائی دیتی ہے۔ وہ ہے اکل حلال سے غفلت۔ ہماری زندگی سادگی سے صرف اس لئے عاری ہوئی کہ ہم ان لوگوں کی صف میں کھڑے ہونے کیلئے پر تولتے رہتے ہیں جنھیں اس بات کی قطعاً کوئی پرواہ نہیں کہ انکے منہ میں جانے والا لقمہ حلال ہے یا حرام۔ ہمارے اخراجات ہماری آمدن سے صرف اس وجہ سے بڑھ گئے کہ ہم نے سیرت مطہرہ سے سیکھا ہوا کفایت شعاری کا درس بھلا کر' زندگی میں اعتدال پیدا کرنے کیلئے چور دروازوں کا سہارا لینا شروع کر دیا۔ قطع نظر اس سے کہ یہ تمام دروازے کسب حرام کی منزل کو جاتے ہیں۔ اور خداوند عالم ان سب ذرائع کو یہ کہہ کر ناپسند فرماتا ہے کہ:

"لا یستوی الخبیث و الطیب ولو اعجبک کثرۃ الخبیث" (۹)

ترجمہ: "حرام و حلال برابر نہیں ہو سکتے اگرچہ حرام کی کثرت تمہیں پرکشش معلوم ہو۔"

اور پھر تاکید فرمائی کہ:

"یا ایھا الذین آمنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم" (۹)

ترجمہ: "اے ایمان والو! جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ان میں سے پاک چیزوں کو کھاؤ"

اس تاکید میں جو حکمت ہے وہ اسکے علاوہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ جس طرح خالص ولطیف غذائیں صحت انسانی کے لئے سودمند ونفع بخش ثابت ہوتی ہیں۔ اور ملاوٹ شدہ اور زھریلی خوراک جسم انسانی کے لئے نہایت مضر بلکہ باعث ہلاکت بھی بنتی ہے۔ اسی طرح حرام اشیاء کے استعمال سے انسان کے اخلاق واطوار اور قلب وروح پر گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سرکار دوعالم نے بھی اپنی زندگی میں اسکا اہتمام رکھا اور بار بار فرمایا:

"طلب کسب الحلال فریضة بعد الفریضة" (۱۰)

ترجمہ: "حلال کمائی کا طلب کرنا فرض کے بعد فرض ہے۔"

اور یہ بھی وضاحت فرمادی کہ:

"لا یدخل الجنة جسد غذّی بالحرام" (۱۱)

ترجمہ: "حرام کے ساتھ پرورش کیا گیا بدن جنت میں داخل نہیں ہوگا۔"

اور رزق حلال کی تعریف میں یوں رطب اللسان ہوئے:

"ما أکل احد طعاماً قط خیراً من أن یاکل من عمل یدیه وأن نبی الله داود علیه السلام کان یاکل من عمل یدیه" (۱۲)

ترجمہ: "کسی شخص نے اس کھانے سے بہتر نہیں کھانا نہیں کھایا جو اس نے اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کمایا۔ اور اللہ کے نبی داود علیہ السلام اپنے ہاتھوں سے کمائی کر کے کھاتے تھے۔"

قرآن وسنت کا تجزیہ کرنے کے لئے جب ایک نگاہ سیرت زوجات مطہرات پر ڈالتے ہیں تو وہ ہمیں رزق حلال کی داعیات نظر آتیں ہیں۔ کیونکہ انھوں نے جس سادہ زندگی کو اپنایا اور جس کفایت شعاری کو فروغ دیا اس نے اکل حلال کے حصول کی راہ خود بخود آسان کردی۔

دوسری جانب ہمیں اکل حلال کے حصول میں جن مشکلات کا سامنا ہے ان میں ہماری فضول خرچیاں اور عیش وعشرت سے بھرپور زندگی کے خواب اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اگر صرف ہم خواتین ہی اپنے چہروں کو بناؤ سنگھار کی لیپا تھوپی سے صاف کرلیں، سادہ کپڑوں کا رواج ڈال دیں، سادہ خوارک اور حسب ضرورت مکان کا انتخاب کرلیں تو یقین کریں کہ پہلے تو ہم خود ہی کئی اعصابی بیماریوں سے نجات پالیں گی۔ اور پھر اپنے والدین، شوہروں، بچوں، ہمسایوں اور معاشرے کو بھی بہت سی بیماریوں سے نجات دلاسکتی ہیں۔

اسکے ساتھ ساتھ ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی میں جو ابتری اور اضطراب پایا جاتا ہے وہ خود بخود تھم جائے گا۔ اور طبقاتی کشمکش دھیرے دھیرے ختم ہوجائے گی۔ اور ہم دنیا کے سامنے ایک ایسی زندہ قوم کی حیثیت سے سانس لے سکیں گی جو اپنی گردن سے قرضوں کا طوق اتار کر ہاتھوں میں ضرورت مندوں کے لئے خیرات کی تھیلیاں اٹھاتی

پھریں گی۔ اور یہ سب صرف اس صورت میں ہوسکتا ہے کہ ہم اکل حلال کے حصول کیلئے اپنے مردوں کو ابھاریں اور ان سے ناجائز خواہشات کی تکمیل کی جنگ بند کردیں۔ کیونکہ اسی ایک اکل حلال کی اہمیت کا شعور ہمیں دوسروں کو مستفید کرنے کا موقع دے گا۔

خلاصۃ البحث یہی ہے کہ اگر ہم خواتین نے اپنی انفرادی اور اجتماعی ذمہ داری کو پہچان کر سیرت ازواج مطہرات سے فائدہ اٹھالیا تو ہم اپنے ہاتھوں سے اپنی بقاء کی تعمیر کریں گی۔ کیونکہ ازواج مطہرات کیا تھیں؟ حقیقت میں مدرسۃ النسوان کی طالبات تھیں۔ مسجد النبوی میں مردوں کو تعلیم دی جاتی تھی اور گھر میں ازواج مطہرات کو۔ صرف اس لئے کہ یہی ازواج مطہرات آئندہ چل کر امت کی عورتوں کی معلمات بننے والی تھیں۔ لہذا آج اگر ہم اپنی معلمات کی تعلیمات سے فائدہ اٹھالیتی ہیں تو ہم معاشرے کو آئندہ چل کر ایسی نسل دیں گی جو کسی بھی صورت میں قول وفعل میں ان سے کم نہ ہوگی۔

اور ایسا کرنے کیلئے ہمیں اکل حلال کے حصول کے لئے خوب جدوجہد کرنی ہوگی۔ جو وقتی طور پر ایک مشکل ترین عمل دکھائی دے گا لیکن بعد میں دوررس نتائج کا حامل ہوگا۔ اس اصول کو اپناتے ہی ہمیں اپنے اندر کفایت شعاری کا جذبہ محسوس ہوگا۔ کیونکہ جو کمائی ہم خون پسینہ بہا کر حاصل کرینگے۔ اسے کسی بھی صورت فضول خرچیوں پر ضائع کرنے کو تیار نہیں ہونگے۔ جب کفایت شعاری کا رنگ ہم پر چڑھنے لگے گا تو سادگی کی موجیں بھی ہمیں اپنی پناہوں میں لینے کے لئے مضطرب ہونگی۔ کیونکہ محنت سے کمائی ہوئی رقم کو جب کفایت شعاری سے خرچ کرنے کے بعد بچالیں گی تو اسے کپڑوں، جوتوں، میک اپ اور الللے تللوں پر ضائع نہیں کریں گی۔ اور اس طرح اپنے گھر اور معاشرے کو جنت کا گہوارہ بنادیں گی۔

لیکن یہ بات یاد رہے کہ یہ سب تب ہی ممکن ہے کہ جب ہم ان ہستیوں کی سادگی، کفایت شعاری، اور اکل حلال کی تعلیمات پر عمل کریں گی جنھیں دنیا کے انتخاب کا اختیار یہ کہہ کر دیا گیا کہ: وان کنتن تردن الحیاۃ الدنیا وزینتھا فتعالین أمتعکن وأسرحکن سراحاً جمیلا۔ وإن کنتن تردن اللہ ورسولہ والدار الآخرۃ فإن اللہ أعد للمحسنات منکن أجراً عظیما (۱۳)

ترجمہ: "اگر تم دنیا کی زندگی چاہتی ہو اور اس کی زیب وزینت، تو آؤ میں تمہیں کچھ فائدہ دے دوں۔ اور خوش اسلوبی سے تمہیں رخصت کردوں۔ اور تم اگر خدا اور اسکے رسول اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہو تو تم میں سے نیکوکاروں کیلئے اللہ تعالی نے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔"

پس انھوں نے اپنے عمل سے یہ ثابت کردیا کہ انھیں دنیا سے کوئی رغبت نہیں۔ اگر انکے دلوں میں دنیا کی ہوس ہوتی تو وہ یقیناً کچھ دے دلا کر رخصت ہوجاتیں۔ لیکن انھوں نے اللہ اور اسکے رسول کا انتخاب کیا۔ اور ایسا کسی جبر

کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے دل کی رضا اور دنیا و آخرت کے ابدی فائدے کے لئے کیا۔

ابھی حالات ہمارے اختیار سے اس قدر باہر نہیں ہوئے کہ ہم اپنی اصلاح نہ کرسکیں۔ پس ہمیں اللہ کی رضا کو سامنے رکھ کر رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے انکی تربیت یافتہ زوجات کو اپنے لئے عملی نمونہ بنا کر سادگی کو اپنا شعار بنانا ہوگا' اکل حلال کو اپنے روزگار کا مقصد بنانا ہوگا اور اسکے لئے کفایت شعاری اور میانہ روی کے راستے کو منتخب کرنا پڑے گا تاکہ دنیا و آخرت کے ہر محاذ پر کامیابیوں سے ہمکنار ہوسکیں اور ایمان کی ان شرائط کو پورا کر دیں جو کہ عظمت کا سنگ میل ہیں یعنی: "و أنتم الأعلون إن كنتم مؤمنين"(۱۷)

ترجمہ: تم ہی بلند رہو گے اگر تم مؤمن رہے۔

اگر ہم طبقہ خواتین نے اپنی ذمہ داریوں کا احساس کر کے انتہائی سنجیدگی کے ساتھ سادگی' کفایت شعاری اور اکل حلال کے اصولوں پر عمل شروع کر دیا تو کوئی شک نہیں کہ اللہ کے نزدیک ہمیں سرخروئی حاصل ہوسکے' اور ہم ہدایت و کامیابی کی منزلیں اور بلندیاں حاصل کرلیں۔ کیونکہ خود اللہ کا فرمان ہے:

"من عمل صالحاً من ذكر او أنثى وهو مؤمن فلنحيينه حياة طيبة ولنجزينهم أجرهم بأحسن ما كانوا يعملون"(۱۸)

ترجمہ: جو کوئی نیک عمل کرے گا خوہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مؤمن ہو تو ہم اسے ضرور بسر کرائیں گے (دنیا میں) اچھی زندگی اور ہم انھیں (آخرت میں) بدلے میں انکے اعمال سے کہیں بہتر اجر عطا کریں گے۔

الحواشی

۱) القرآن: الاحزاب: ٦۔

۲) مشکاۃ' باب المناقب' التبریزی' دارالفکر' بیروت' لبنان' ۲۰۰۰م۔

۳) سنن أبی داؤد' کتاب اللباس للسجستانی' متن مشکول' تحقیق: العطار' دارالفکر' بیروت' لبنان' ۲۰۰۰م۔

۴) شمائل الترمذی' باب صفۃ خبز رسول اللہ ﷺ' الترمذی أبو عیسیٰ' تحقیق محمد عبدالعزیز الخالدی' منشورات دارالکتب العلمیۃ' بیروت لبنان' ۱۹۹۹م۔

۵) المصدر السابق۔

۶) القرآن: الإسراء: ۳۰۔

۷) القرآن: الفرقان:۶۔
۸) صفوۃ الصفوۃ:۲/۱۴۔
۹) فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر' ۲/ ۲۲۸' دارالفکر' بیروت' لبنان' ۲۰۰۰م۔
۱۰) القرآن: المائدۃ:۱۰۰۔
۱۱) القرآن: البقرۃ:۱۷۲۔
۱۲) مشکاۃ المصابیح' باب البیوع' دارالفکر' بیروت' لبنان۔
۱۳) صحیح البخاری' البخاری محمد بن اسماعیل' باب البیوع' دارالکتب العلمیۃ' بیروت' لبنان' ۱۹۹۹م۔
۱۴) صحیح البخاری' البخاری محمد بن اسماعیل' باب البیوع' دارالکتب العلمیۃ' بیروت' لبنان' ۱۹۹۹م۔
۱۵) زوجات النبی ﷺ الطاہرات' الصواف: دارالفکر' بیروت' لبنان' ۲۰۰۰م۔
۱۶) القرآن: الأحزاب:۲۸و۲۹۔
۱۷) القرآن: آل عمران:۱۳۹۔
۱۸) القرآن: النحل:۹۷۔

المصادر والمراجع

۱) القرآن
۲) مشکاۃ' التبریزی' دارالفکر' بیروت' لبنان' ۲۰۰۰م۔
۳) سنن أبي داؤد للسجستانی' متن مشکول' ' تحقیق: العطار' دارالفکر' بیروت' لبنان' ۲۰۰۰م۔
۴) شمائل الترمذی' الترمذی أبوعیسی' تحقیق محمد عبدالعزیز الخالدی' منشورات دارالکتب العلمیۃ' بیروت لبنان' ۱۹۹۹م۔
۸) صفوۃ الصفوۃ: دارالفکر' بیروت' لبنان.
۹) فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر' دارالفکر' بیروت' لبنان' ۲۰۰۰م۔
۱۲) مشکاۃ المصابیح' دارالفکر' بیروت' لبنان۔
۱۳) صحیح البخاری' البخاری محمد بن اسماعیل' دارالکتب العلمیۃ' بیروت' لبنان' ۱۹۹۹م۔
۱۴) صحیح البخاری' البخاری محمد بن اسماعیل' باب البیوع' دارالکتب العلمیۃ' بیروت' لبنان' ۱۹۹۹م۔
۱۵) زوجات النبی ﷺ الطاہرات' الصواف: دارالفکر' بیروت' لبنان' ۲۰۰۰م۔